یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن دفتر مطبع اہلحدیث امرتسر سے شایع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS. AMRITSAR.

لہ الحمد

اہلحدیث

امرتسر ۱۳ ربیع الاول سنہ ۱۳۲۳ ہجری مطابق ۱۹ مئی سنہ ۱۹۰۵ء جمعہ مبارک

اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ...	۶ؔ
والیان ریاست سے ...	۵ؔ
رؤسا و جاگیرداروں سے ...	للعہ
عام خریداروں سے ...	۲ؔ
چھ ماہ کے لئے ...	۱؁ ۴ؔ

قیمت بہر حال پیشگی آنی ضروری ہے۔ نمونہ کا پرچہ مفت بیرنگ ڈاک ارسال ہوگا

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند درج ہونگی۔ اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت مالک سے ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہیئے۔ ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا ضروری ہے۔

قابل توجہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر امرتسر

شکر ہے کہ اہل اخبار وغیرہ کے عرض معروض کرنے سے صاحب موصوف نے شہر کی صفائی پر توجہ فرمائی ہے سڑکوں کی مرمت بھی شروع ہوگئی ہے مگر افسوس ہے کہ خاطر خواہ کام نہیں۔ صفائی کے لئے جب تک کوئی عہدہ دار خاص نگرانی کے لئے مقرر نہ ہو (جیسا کہ اہلحدیث کے سابقہ نمبروں میں لکھا گیا ہے) جو ہر ایک اہالی شہر ہر قسم کی شکایت بذریعہ کارڈ یا دستی چٹھی کے کریں وہ فوراً تعمیل کرے۔ تب تک انتظام درست نہیں ہو سکتا۔ یہ محض سرسری پوش ہے۔ سڑکوں کی مرمت بھی برائے نام ہو رہی ہے صاحب بہادر خود ملاحظہ فرماویں تو معلوم ہو سکتا ہے کہ دونوں کناروں سے درمیان اونچا چاہیئے مگر امرتسر کے کاریگر اسکے برخلاف ہیں نیا سڑک بنانے کا کام شروع ہوا ہے۔ ملاحظہ ہو سکتا ہے کہ ایسی سڑک کتنے دنوں تک کام دے سکتی ہے

انجمن حمایت اسلام لاہور میں اختلاف

لاتنازعوا فتفشلوا وتذهب ریحکم

پاک پروردگار کا کلام اپنی صداقت اپنے اندر رکھتا ہے۔ آیت زیب عنوان میں جو دعوے اور حکم کیا ہے اُس کی تعمیل کے فوائد اور عدم تعمیل کے نقصانات بھی ساتھ ہی فرما دیئے ہیں۔ یعنی ارشاد ہے کہ نزاع نہ کرو ورنہ تم بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری عزت برباد ہو جائے گی۔ اس کلام ہدایت نظام کے صدق میں کیا کلام ہے۔ کوئی سلطنت کوئی ملک کوئی خاندان ایسا نہیں مل سکتا جو نزاع کے نتیجے میں اگر بے عزت نہ ہوا ہو۔ خدا نہ کرے کہ انجمن حمایت اسلام لاہور میں جو اختلاف بیلاج پیدا ہوا ہے اس پر بھی آیت کریمہ اپنا جلوہ دکھاوے۔ گو آیت کی تصدیق بجا ہے۔ مگر خدا محض اپنے فضل سے اس اثر کو ملتوی بلکہ مسدود فرماوے۔ لیکن مسلمانوں کے اعمال و افعال اس امر کے مقتضی نہیں۔ تعجب ہے جو لوگ علمائے اسلام پر زبان لعن و طعن اسلئے دراز کیا کرتے تھے کہ یہ لوگ مسلمانوں میں تفرقہ اندازی کر کے مسلمانوں کا شیرازہ پراگندہ کرتے ہیں۔ اُن کو ایک جا جمع نہیں ہونے دیتے۔ اُن کو متفرق گروہ گروہ کر کے ترقی سے روک رکھا ہے۔ ایک دوسرے کا دشمن بنا رکھا ہے۔ یہ کر دیا وہ کر دیا۔ یہاں تک کہ بقول اڈیٹر کرزن گزٹ جب تک علمائے اسلام دنیا کے طبقے پر زندہ ہیں مسلمان کبھی ترقی نہیں کرینگے۔ غرض علمائے اسلام سے تو تعلیمیافتہ پارٹی صرف اسلئے کشیدہ خاطر تھی کہ یہ لوگ مسلمانوں میں تفرقہ اندازی کرتے ہیں۔ جو ہمارے خیال میں ایک حد تک صحیح ہے کہ بعض علما میں یہ عیب بیشک ہے۔ لیکن اب یہ کیا سننے میں آتا ہے کہ وہی تعلیم یافتہ پارٹی اسلامیہ کالج اور انجمن حمایت اسلام پر سوپٹول ہو رہی ہے کہ الامان والحفیظ۔ انجمن حمایت اسلام کے سالانہ جلسے پر بقول معزز ہمعصر وطن اندیشہ چل جانے کا خطرہ تھا۔ کیا علمائے کرام کی دل آزاری کی رجعت تو نہیں پڑی۔ سچ ہے

دیدی کہ خون ناحق پروانہ شمع را

چنداں اماں نہ داد کہ شب را سحر کند

جیسے اخبار لاہور وکیل امرتسر جیسے حامیان قوم ایسے کچھ بگڑے ہیں کہ گویا اُدھار کھائے بیٹھے ہیں جو پرچہ دیکھو اس میں انجمن کی مخالفت انجمن کی برائی ہے ہیں ہونکہ یہ غرض نہیں کہ ہم اس پارٹی فیلنگ (مخالفت) سے کوئی حصہ لیں۔ اور سچ یہ ہے کہ آجتک فریق مخالف کی کسی تقریر اور تحریر سے ہمیں کوئی وجہ معقول مخالفت کی معلوم ہی نہیں ہوئی۔ اسلئے ہم نہیں کہہ سکتے کہ حق بجانب کون پارٹی ہے۔ ہاں البتہ بحکم تعلیم قرآنی ہم اتنا جانتے ہیں کہ جتنا فساد کرنیوالوں کو گناہ ہوتا ہے اتنا ہی انہیں خاموش رہنے والوں کو بھی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے ان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا فاصلحوا بینہما (مسلمانوں کی دو جماعتیں اگر جھگڑیں تو انہیں مصالحت کرا دیا کرو) اسلئے ہمیں اتنے لکھنے کی ضرورت محسوس ہوئی معذرۃ الی ربکم ولعلہم یتقون۔ ہمیں اس امر میں بیشک حیرانی ہے کہ کیا کسی تجویز کے پیش کرنے یا پاس کرنے کے عمل کرنے کے متعلق انجمن کے کوئی قواعد بھی ہیں یا نہیں۔ پھر جس تجویز کے متعلق اتنا اختلاف ہو رہا ہے کہ ایک فریق دوسرے فریق کی ذاتیات تک حملہ آور ہو رہا ہے۔ اس تجویز کو جو انجمن میں باقاعدہ پیش کر کے پاس یا فیل کرا کر نزاع کو ختم کیوں نہیں کیا جاتا۔ اگر پاس ہو جائے تو مخالف فریق برا نہ منائے اگر فیل ہو جائے تو موافق پارٹی رنجیدہ نہ ہو بلکہ حسب قواعد انجمن کاربند رہے۔ یاد رکھو اگر یہی طرح چند سے الگ الگ ہونا ہی خیال رہیں تو قانون قدرت کسی کا لحاظ نہ کریگا۔ خطرہ ہے کہ آیت کریمہ مندرجہ عنوان اپنا جلوہ دکھا جائے جسکا نقشہ بہت برا ہے۔ پھر اس وقت کوئی اصلاح کارگر نہ ہوگی۔ کوئی تجویز نہ سوجھی جائیگی۔

اس بیان سے ہماری غرض یہی ہے کہ انجمن کی بہبودی بنی رہے ورنہ ہم بھی یہ ادعا نہیں کر سکتے کہ انجمن کوئی معصوموں اور بے گناہوں کی جماعت ہے۔ انجمن کے کالج یا مدرسہ میں کوئی تعلیمی نقص نہیں ہے جہانتک انہیں اپنے فن سے واقفی ہے عربی مدرسہ تو انجمن کا بہت کچھ قابل اصلاح ہے یہانتک کہ انجمن کے خود اپنے وعدوں کے خلاف ہے۔ انجمن کو یاد ہوگا۔ جو اسنے اول مدرس کی تلاش کے لئے پیسہ اخبار وغیرہ میں اشتہار دیا تھا۔ کیا پھر انجمن نے اس اشتہار کی کسی شرط کو بھی ملحوظ رکھا تھا جو باعث شرم ہے مگر ساتھ ہی اسکے ہم جانتے ہیں کہ بندوں کے کام خطاؤں اور غلطیوں اور خود غرضیوں سے خالی نہیں ہوتے لیکن اُن غلطیوں کی وجہ سے بنے بنائے کام کی تخریب کے درپے ہونا انصاف نہیں۔

ahmadimuslim.de

پیسہ اخبار کے لائق اڈیٹر کو یاد ہوگا کہ جب سر سید احمد خان کا انتقال ہوا تھا تو علی گڈھ کالج کے متعلق پیسہ اخبار میں کئی ایک مضامین آتے تھے یہاں تک کہ ایک مضمون بغرض اندراج آیا تو اسی وقت اُسکے متعلق تار آیا کہ ابھی اسے درج مت کرنا چنانچہ آپ نے میرے سامنے جبکہ میں اپنے کسی اشتہار کے تصفیہ کے لیے بمعہ منشی شمس الدین صاحب سکرٹری انجمن حمایت اسلام آپ کے دفتر میں گیا تھا۔ آپ نے کہا تھا کہ ان لوگوں کو کیا ہوگیا۔ یہ کیا کر رہے ہیں ان کے دماغوں میں فتور ہو گیا ہے۔ تو مہربان من اُن الفاظ اور اُس رائے کو جو آپ اُس وقت متعلقان علیگڈھ کالج کی نسبت قائم کرتے تھے یاد کر کے بیرونی دنیاوی رائے کو اپنے حق میں قیاس کر لیجئے۔ کیا رونے کا مقام نہیں ہے کہ آج پیسہ اخبار آپ لوگوں کو سمجھائیں۔

اللہ اکبر ہم وہ مسلمان جنکی نادری کی سنبھل اور دعاؤں کے یہ بھی دعا تھی کہ اللہم لا تشمت بی عدوی۔ بہت کچھ ہنسی ہو چکی ہے بہت کچھ سفیدے اُڑ چکے ہیں۔ اب تو بس کرو کیوں عام مسلمانوں کو الٹا سبق سکھاتے ہو کہ وہ بھی ہماری طرف دیکھ دیکھ کر بات بات میں الجھا کریں یاد رکھو ہمیں اس بات کا رنج تو اتنا نہیں کہ ایک اسلامی انجمن کے ممبران اور ہوا خواہان میں یہ اختلاف ہے بلکہ خطرہ ہے تو یہ ہے کہ قانون قدرت کسی کا لحاظ نہیں کریگا۔ چندے ایسا ہی رہیگا تو (خدا نکرے) آیت کریمہ اپنا صدق دکھا دیگی اور ضرور دکھا دیگی۔

اخیر میں ہم اپنے معزز لوکل معاصر وکیل سے بابت اتنا عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ معاف رکھئے اصلاح جب ہی ہو سکتی ہے کہ اُس کا خیال پیدا ہو لیکن جب یہ کمبخت آیا تو بس پھر خیر نہیں۔ آپنے اپنا حق ادا کر دیا۔ اب آپ ذرا خاموش رہیں دیکھیں کارکنان انجمن کیا فیصلہ کرتے ہیں مگر اتنا بھی یاد رہے کہ کام بنانا ذرا مشکل ہے بگاڑنا مشکل نہیں۔ بیچارہ جولاہا محنت شاقہ سے اپنی گرہ پر تانا تنتا ہے جس کو مرغا ایک ہی چونچ سے ایکدم میں خراب کر دیتا ہے۔

اس سے بڑھکر افسوس ہے کہ قوم میں کوئی صاحب اثر نہیں جو بیچ بچاؤ کر کے اس طوفان بے تمیزی کا خاتمہ کرا دے۔ اب تو اس آگ کے شعلے دور دور تک پھیلنے لگے ہیں۔ پیسہ اخبار ہفتہ وار میں لگتے ہاتھ مولوی نذیر احمد صاحب دہلوی کو بھی لتاڑا گیا ہے جسکا

نہیں جت۔ رنج ہے۔ اور نہیں تو۔ رنج تو اسلئے ہے کہ ایک بزرگ پیر اور عمری کو جس سے بہت سی قومی خدمات ہوئی ہیں ایسے ناشائستہ الفاظ سے یاد کیا گیا۔ جو قطع نظر ذاتی اعزاز کے صرف طول عمری کے لحاظ سے بھی نازیبا ہے۔ حدیث شریف میں ہے من لم یوقر کبیرنا ولم یرحم صغیرنا فلیس منا (جو بڑے کی عزت نکرے اور چھوٹے پر رحم نکرے وہ ہم میں سے نہیں)۔ رنج اس لیے نہیں کہ اختلاف کے آثار ایسے ہوا ہی کرتے ہیں خدا کرے یہ اختلاف جلد مٹ جائے۔ ایسا نہ ہو کہ اس اختلاف کا نتیجہ بھی مدرسہ دیوبند کی طرح ہو۔ اخیر میں ہم بہ حسب دستور سرپرستان قوم کو توجہ دلا کر بابت گذارش کرتے ہیں کہ دور دور بیٹھے تماشہ دیکھیں خان بہادر شیخ خدا بخش صاحب ڈسٹرکٹ جج جناب راجہ جہاندار خانصاحب وغیرہ وغیرہ بزرگان قوم ہماری گذارش کے خاص مخاطب ہیں۔ لیکونھم الیس منکم رجل رشید۔

انجمن اتحادِ پانی پت

بزرگ اڈیٹر۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپکی مہربانیوں سے قوی امید ہے کہ میرے ان چند سطر بے ربط جملوں کو اپنے گرانبہا اخبار کے کسی گوشہ میں جگہ دیکر مشکور فرمائینگے۔

اسمیں کسی کو کلام نہیں کہ جتنے عالم اور کائنات عالم ہیں سب حادثہ اور بتدریج نشو و نما پاتے ہیں۔ بڑے بڑے شجاع و بہادر جو میدان کارزار میں اپنے مخالفوں کو نیچا دکھا رہے ہیں۔ وہی اس کے قبل ایک ایسا وقت بھی دیکھ چکے ہیں جو گھٹنوں پر ٹیک کر چلنا دشوار جانتے تھے۔ اعلیٰ سے اعلےٰ درجہ کے لیکچرار اور پرلے سرے کے مقرر جو مجالس مقدس میں بے رعب گھستے ہوئے کہاں کہاں نہیں پہنچتے ہیں انکا بھی ایک ایسا زمانہ گذرا ہے جو مختلف بے اختیاری سے کہاں کہاں کرتے تھے۔ جب اللہ پاک رب العزت کو کوئی نیت مخلص کے باعث نوازنا منظور ہوا تو اسنے یہ منصب بخشا جسکا شکر واجب ہے۔

میں نہایت ادب سے معزز اڈیٹر سے اُس ریمارک (یہ تو ابھی مختصر

(ف)

ahmadimuslim.de

کچھ کرکے دکھایا ہے) کے بابت جو اہلحدیث مورخہ ۱۷ ر صفر میں کیا گیا ہے گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ صوبہ بہار کے مسلمان کچھ مسلمانان پنجاب کے سے تو ہیں نہیں کہ نہیں اپنے مولا کا خوف ہو علوم دینیہ کے شائق ہوں۔ یہاں کی غفلت پنجاب سے کم نہیں۔ اُمراء کے لڑکے عموماً انگریزی میں بھرتی ہوتے ہی تھے۔ اُن کی دیکھا دیکھی متوسط الحال لوگوں نے بھی تقلید کرنی شروع کردی۔ باقی رہے جو محض مفلس و قلاش ہیں وہی تو عربی تعلیم کی نمک مرچی کو آمادہ ہیں۔ مگر کیا فکر اُن کی آبادگی کافی ہوگی ہرگز نہیں۔ امراء اور رؤساء کی توجہ ضرور ہے لیکن اُنکا توجہ تو ادنی کچھ اور ہے۔ خاص شہر عظیم آباد کی آبادی تقریباً چھ لاکھ ہے اور اس میں صرف ایک مدرسہ (مدرسہ اصلاح المسلمین) جسکا خرچ قریب قریب آٹھ یا نو سو روپیہ سالانہ کے ہوگا انجام کو نہیں پہنچتا ہے اور یوں محکمہ جدالیہ کے ممبر بنکر وکیل و مختار کی مٹھیاں گرم کرنے کے بڑے شائق۔

مسلمانو! غیرت چاہیئے۔

اس لنگڑے لولے مدرسہ کے طلبہ کی کوشش سے اس انجمن کی بنا قائم کی گئی ہے۔ مگر خدا کی ذات جامع صفات سے اگر نیت خالص ہے تو بہت کچھ امید ہے۔ الحمد للہ کہ اہل مطابع میں سے پہلا ممبر معاون جو داخل رجسٹر ہوا ہے جناب مولینا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل امرتسری) کا ہے۔ جنہوں نے اپنے مطبع کی کتب موجودہ میں سے ایک ایک نسخہ ہر کتاب کا نصف قیمت پر مرحمت فرمایا ہے۔ ممبران انجمن بڑے شکر گذار ہیں۔ اور جن بزرگوں نے آئندہ کے لئے وعدہ فرمایا ہے۔ وہ جناب مولانا ابو محمد عبد الحق صاحب دہلوی۔ و جناب مولانا شاہ عین الحق صاحب پھلواروی۔ مگر ارسال کتاب میں توقف کی وجہ شاید ناشناسائی ہو تو جناب مولوی عبد الرحیم صاحب (صاحب تذکرۂ صادقہ) محلہ میر شکار ٹولہ ڈاک خانہ گلزار باغ بانکی پور کی معرفت مرحمت فرمائیں۔ اور بعض اُن حضرات سے خاص طور پر مخاطب ہوتا ہوں جنکے پاس انجمن کی طرف سے جوابی کارڈ ارسال کئے جاتے ہیں۔ مہربانی فرماکر اگر معاونت منظور نہ ہو تو جواب سے تو سرفراز فرمایا کریں۔

(سراقم برکت اللہ مہتمم انجمن اتحادیہ ڈاکخانہ بھدرو بانکی پور)

اڈیٹر۔ تو آخر اب اُٹھو گے بھی یا یوں ہی مضمون نویسی ہی کرو گے۔ اگر اُٹھو گے تو کہاں کو جاؤ گے۔ کوئی سمت بھی مقرر ہے۔ ہماری کوئی سنے تو اس قسم انجمن مسلمان بنائیں جنکے ممبر دو دو تین تین ملکر ہر محلہ کی مسجد میں مغرب کے وقت پہنچکر مسلمانوں کو خستہ حالی پر مطلع کیا کریں۔ پھر ترقی ہونے پر گاؤں در گاؤں پھریں صرف آئندہ دینی اور دنیاوی خطرات سے آگاہ کریں۔ نہ اپنا جھگڑا چھیڑیں نہ کسی کا جھگڑا مول لیں۔

کاہن کادیانی بیشک رسول ہے

(از مولوی اللہ دتا سہل ضلع سیالکوٹ)

کون کہتا ہے کہ کاہن کادیانی رسول اور نبی نہیں ہے۔ اور اُسکا منکر مستوجب سزا نہیں ہے۔ بے شک کادیانی کرشن جی مہاراج ہیں اور رسول ہیں۔ اور اسمیں بھی کوئی ذرا بھر شک نہیں کہ کادیانی مہاراج ہی کل عذابوں کا سبب ہیں دنیا میں کادیانی کی موجودگی میں کونسا ایسا عذاب نہ آیا ہوگا جسکا باعث کاہن کادیانی نبی نے اپنی تکذیب کا سبب نہیں بتایا ہوگا۔ ابجو زلزلہ آیا ہے آپ اپنے اشتہاروں میں لکھتے ہیں کہ یہ عذاب زلزلہ کا اسلئے آیا ہے کہ میری شناخت ہو جائے۔ (اشتہار ۸ ر اپریل)

سچ ہے اسپر تو میں ڈبل صاد کرتا ہوں۔ اور آپ کی تصدیق میں جناب (فداہ ابی و امی) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حدیث نقل کرتا ہوں۔ جو یہ ہے

عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقوم الساعۃ حتی تقتتل فئتان عظیمتان تکون بینھما مقتلۃ عظیمۃ دعواھما واحد حتی یبعث دجالون کذابون قریب من ثلثین کلھم یزعم انہ رسول اللہ وحتی یقبض العلم وتکثر الزلازل ویتقارب الزمان وتظھر الفتن ویکثر الھرج

آخر تک۔ یعنے ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ آپس میں لڑینگے دو بڑے گروہ دونوں کے درمیان بڑی لڑائی ہوگی دونوں کا دعویٰ ایک ہی ہوگا۔ اور یہانتک کہ قریب تیس کے بڑے جھوٹے دجال ظاہر ہونگے۔ ہر ایک گمان کرے گا کہ میں خدا کا رسول ہوں۔ اور یہانتک کہ قبض ہوگا علم اور بہت ہونگے زلزلے اور قریب ہو جائیگا زمانہ۔ اور فتنے فساد ظاہر ہونگے۔ آخر حدیث تک۔ بخاری چھاپہ مصری جلد ۴ صفحہ ۱۵۶ سطر ۳۰ لغایت ۳۲۔

اس حدیث سے آفتاب کی طرح روشن ہوگیا کہ مرزا جی ہی کے سبب

ahmadimuslim.de

زلزلہ آیا اور آتا رہیگا۔ کیونکہ حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ کی پیشگوئی میں لفظ زلازل جو جمع کا صیغہ اور قبل اسکے اکثر کا لفظ موجود ہے کہ بہت سے زلزلے آئینگے کیوں ظہور نہو۔ اس سے ثابت ہوا کہ مرزا جی رسول ہیں کون رسول ہیں۔ وہی تیسوں دجالوں میں سے ایک دجال یا تیس کذاب رسولوں میں سے ایک رسول ہیں۔ پھر کیا وجہ جو زلزلہ نہ آتے۔ جو لوگ مرزا جی کے اشتہارات اور زلزلہ آنے میں شک کرتے ہیں اور مخالفت ظاہر کرتے ہیں سخت عیب ظاہر کرتے ہیں جبکہ مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث صحیح موجود ہے کہ جب کوئی دجال نبوت کا دعوے کریگا تو زلزلے آئینگے پھر چون وچرا کی کیا وجہ ہیں تو مرزا جی یا کرشن قادیانی مہاراج جی کے اشتہارات سے متفق ہوں۔ اور مخالفوں سے مقابلہ کرنے پر آمادہ ہوں۔ ہاں البتہ اتنی بات ضروری ظاہر کر دینے کے قابل ہے کہ مرزا جی نے ۸ر اپریل کے اشتہار الانذار میں سخت غلطی کھائی ہے وہ یہ ہے کہ مجھے علم نہیں کہ زلزلے سے مراد زلزلہ ہے یا کوئی شدید آفت؟ بہت خوب کرشن جی آپ کو علم نہیں یا ہر ایک عربی دان کو اگر آپ کو علم نہیں تو میں بتا دیتا ہوں زلزلہ کے معنے بھونچال یا زمین کے لرزنے کے ہیں۔ مگر مجھے یہی پتہ نہیں لگتا کہ جناب نے آفت کا لفظ کسطرح سے لکھدیا۔ جناب کرشن جی مہاراج آفت کے لئے تو کرب کا لفظ ہونا چاہیئے۔ جو الہام میں درج نہیں لہذا یا تو آپکی غلطی ہے یا آپکا۔ ملہم کا ہو لگیا آپکو چاہیئے کہ آمنر لگا کر کرب لکھدیتا تہا۔ تاکہ آپ کو اسوقت ندامت نہ اٹھانی پڑتی۔ پھر آپ لکھتے ہیں مجھے علم نہیں دیا گیا کہ یہ حادثہ کب ہوگا۔ (جبتک جناب کا وجود موجود ہے) پھر آپ لکھتے ہیں کہ مجھے علم نہیں کہ چند دنوں یا چند ہفتوں تک ظاہر ہوگا یا خدا تعالیٰ اسکو چند مہینوں تک یا چند سال کے بعد ظاہر فرمائیگا۔ شاباش شاباش مرزا جی تیرے کیا کہنے آپ کے سوا کون ایسے پختہ پتے بتا دے۔ مرزا جی اگر یہ پیشگوئی بھی اپنے معنوں پر پوری نہو برائے خدا پھر ایسے خدا کو تو نستے کیکر خلاصی ہی کرائی بہتر ہے۔ اور بہت سے زلزلوں حادثوں کے منتظر رہیں اور میں بھی منتظر ہوں۔

الہامات مرزا۔ مرزا قادیانی کی پیشگوئیوں پر مفصل بحث اور رد تردید کیگئی ہے۔ قیمت ۵ر (مینجر)

زلزلہ اور اسکا اثر جسم انسان پر

(از جناب ڈاکٹر ارجنداس صاحب نشتر امرتسر)

۴ر تاریخ اپریل ۱۹۰۵ء کی صبح کے زلزلے سے جو نقصان جان و مال کا کانگڑہ گلو پالم پور اور اسکے گرد و نواح میں ہوا ہے برسوں تک نہیں بہولیگا اور جسکی یاد سے جسم کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ خدا ایسا دن دوبارہ نہ دکھلاوے۔

ایسے سخت زلزلے کا اثر دماغ پر ہوتا ہے Nervous depression

Nervous depression جو اس روز تھوڑی دیر بعد تجربہ میں آیا۔ بہت اشخاص نے میرے پاس آکر بیان کیا کہ بازو کانپتی ہیں۔ اور ہوتی پنڈلی میں تھکاوٹ معلوم ہوتی ہے (Paralytic stroke)

اُن کو سمجھایا گیا کہ یہ زلزلہ کا اثر دماغ پر ہونے سے ہوا ہے خود بخود اچھا ہو جائیگا فکر کی بات نہیں۔

۲ چہار یوم بعد اس حادثہ کے مجھکو ایک بیمار نے اپنے گھر بلایا اور بیان کیا کہ مجھکو تاریخ زلزلہ سے بخار آتا ہے۔ ہر چند علاج دیسی انگریزی کیا ہے فائدہ نہیں ہوا ہے۔ اور تین چار روز سے نیند نہیں آئی۔

حالت مریض بوقت ملاحظہ۔ حرارت تہرمامیٹر بغل میں ۱۰۱۔ آنکھیں چڑھی ہوئی۔ سر درد نیم پاگل کی سی شکل۔

میں نے اس مریض کو اعصابی بخار تشخیص کرکے تسکین بخش دوائی دی۔ Sedative mixture اور مریض دو روز میں اچھا ہو گیا۔

۳۔ ایک بیمار ہولدلی۔ بعد زلزلہ سودانگ مکسچر سے اچھا ہو گیا۔

۴۔ سلسل البول بعد زلزلہ یہی سودانگ دوائی سے اچھا ہو گیا۔

۵۔ پیارے ایڈیٹر صاحب آپ کے اخبار کے ناظرین سے ملتجی ہوں خاصکر حکیم صاحبان اور ڈاکٹر صاحبان) کہ اگر ان کے تجربہ میں زلزلہ کے بعد ایسے بیمار (جنکے دماغ پر زلزلہ کا اثر ہوا ہو) آئے ہوں تو بذریعہ اخبار اہلحدیث مطلع فرمائیں۔

اڈیٹر صاحب بھونچال کے پیدا ہونے کی مختلف روایتیں اخبار و نیز اور زبان زد خلق ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ زمین گائے کے سینگ پر ٹھہری ہوئی ہے۔ کوئی کہتا ہے شیش ناگ یعنی سانپ پر۔ کوئی کچھ۔ سائنس والے کہتے ہیں کہ زمین کے نیچے آگ ہو جسکے باعث اسکی شدت سے حرارت بڑھ جاتی

ahmadimuslim.de

سے تو زمین پھٹ جاتی ہے۔ زلزلہ ہوتا ہے۔ آپ مہربانی کر کے یا آپ کے ناظرین میں سے کوئی صاحب قرآن شریف تحریر فرماویں کہ کیا وجہ ہے۔ کیا کچھ انسانوں کے اعمال کا بھی نتیجہ ہے۔ یا کیا؟ -

پان کے فوائد

(از حکیم سید شریف حسین صاحب باذق - حبیبی - بہامنیہ - حالمقامی کہریاداں)

اس کو تنبول و تانبول و تانبول و تملول کہتے ہیں۔ یہ دوسرے درجہ میں گرم و خشک ہے مفتح و مفرح و مشہی و مقوی دل و دماغ و جگر و معدہ و منبہی و مدر فضلات و منفث صفرا و مقوی حافظہ و فہم اور حصول نشاط کے لئے مفید ہے اور اسکا چبانا جیسا کہ رائج مختلف حصص ہندوستان میں ہے رطوبت دہن کے لئے مفید ہے و تقویت بن دندان کے لئے بالخاصہ اثر رکھتا ہے ضماد و ا لتیام جراحات کو نافع ہے و مصفی صوت و نافع خفیق و باہ ہے -

ڈاکٹر صاحب جیسا جیسے چپکے لفظوں میں اسکے امتناع کی تحریک کرنا چاہتے ہیں کہیں پان کہانے سے دانت کی رنگت میں فرق بتاتے ہیں کہیں بد ہضمی کا باعث ٹھہراتے ہیں نہ کہیں دانت کے گرنے میں تخصص بدلیل بیان کرتے ہیں۔ بہلا جسکے اتنے فوائد ہوں جیسے میں بالا میں درج کرچکا۔ اُس کے امتناع کی تحریک بلادلیل عبث نہیں ہے؟ -

علاوہ بریں اسکے ہمراہ کتھہ چونہ سپیاری ملا کر گلوریاں کھائی جاتی ہیں کتھہ جسکو کات کہتے ہیں دوسرے درجہ میں بارد یابس ہے فوائد اسکو سنئے رادع قابض مجفف حابس اسہال مقوی دندان و لثہ و معمور دافع قلاع - و کرم شکم و جریان منی و سنجہ و زحیر و تپ و برص و قروح امعاء -

سپاری جسکی عربی فوفل اور فارسی پوپل ہے دوسرے درجہ بارد یابس ہے - فوائد بغور سنئے - رادع - قابض - مانع صعود بخرہ بدماغ - نافع امراض دہان - و دیدان - داو رام غلیظ و درد پہلو و تقویت دل و معدہ و حبس اسہال و ذو نجاح حارہ -

چونا جسے فارسی میں آہک کہتے ہیں دو حصے کرنے میں جار یابس

یہ نزف الدم کا قاطع ہے - رعاف کے لئے نفوذا اکسیر ہے تقویت اعضا اسکے لئے بے نظیر ہے - بد ہضمی کے اوفاع کا جزو اعظم ہی چونا ہے کیسے ہی بد ہضمی کیوں نہ ہو صرف چونے ذرا کو ئی خاک میں لپیٹ کر فرو نگلو کر جائے تو فوراً شکایت رفع ہو جاتی ہے

پان میں تین اشیا و مرکب کرکے گلوریاں بنتی ہیں اور اسے ہندوستانی بلکہ اور لوگ بھی کہاتے ہیں - پان اگر بذاتہ گرم و خشک ہے تو دو شیائے مرکبہ اسکی بارد یابس ہیں ایسی ہی ترکیب شدہ اشیا معتدل کہے جاتے ہیں - اور یہ مضر کسی مزاج والے کو نہیں ہو سکتا ہے - طرہ پہ طرہ یہ ہے ڈاکٹر صاحب جوش میں آکر لکھتے ہیں "کتھا بیچے کسی کام میں نہیں آنے" یہ اور بھی سہی - ضماد اسکا التیام جراحات کو مفید - اور ورم کے لئے اکسیر -

اخبار اہلحدیث کے متعلق ایک مشورہ

(از مولوی ابو محمد عبد القادر صاحب چکر دہر پوری)

اما بعد - واضح ہو کہ آپکا اخبار گوہربار اہلحدیث دلبدہ اللہ تعالیٰ کی صفت و خوبی نام ہی سے ظاہر و باہر ہے بہت ہی عمدہ اور مفید اخبار ہے - لہذا عاجز دعا گو ہے کہ رب العالمین اسکو قبول فرما کر عام مسلمانوں کو اسکی طرف راغب کرے - ہر شہر قصبہ و قریہ میں گھر گھر جاری و ساری ہو ہر جگہ ہر ایک خاص و عام اسکو وقعت کی نظروں سے دیکھنے لگیں اور بہت ہی اشاعت و ترقی ہوتی جاوے - مگر ساتھ ہی اُسکے کوشش کرنا بھی ضروری ہے - اور کل کوششوں کا لب لباب عاجز کے خیال ناقص میں عام طور سے مشہور کرنا معلوم ہوتا ہے یعنی خوب کوشش سے اچھی طرح شہرت دی جاوے - عموماً ہر جگہ ہر شخص کو اسکی اطلاع دی جاوے خصوصاً صاحبان اہل حدیث کے کل سر برآوردہ امرا و رؤسا و مولوی صاحبان و سرداران وغیرہم کو چھپا ہوا اشتہار ارسال کرکے نئے خریدار پیدا کرنے کے واسطے توجہ لائی جاوے تا کہ وہ حضرات اپنے اپنے دوست آشنا اور تابعداروں اسکا شوق دلاویں اور اسکی خوبی اور ضرورت سمجھا کر ہر شخص دو چار نئے خریدار بنا دیں اور سعادت ضرور

ahmadimuslim.de

ثواب عظیم حاصل کریں۔

یہ تجربہ شدہ ہے کہ کوئی شے جو جبتک اچھی طرح مشہور و معروف نہ ہو لے ترقی نہیں کر سکتی۔ یہ امر مدنظر رکھکر شہرت اور عام کرنے کے تین ذریعے انسب معلوم ہوتے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

نمبر (۱) بڑے بڑے نامی گرامی زیادہ چھپنے والے اخباروں میں اہلحدیث کا اشتہار قیمت دیکے برابر کچھ دنوں تک شایع کرانا مثلاً شحنۂ ہند۔ وطن پیسہ اخبار۔ وکیل۔ انوار الاسلام۔ کرزن گزٹ۔ تحفۂ دکن وغیرہ۔

نمبر (۲) بڑے سائز کا پوسٹ کارڈ جس میں اہلحدیث کا اشتہار بھی ہو جیسا کہ عاجز بطور نمونہ کے ایک عدد روانہ خدمت کرتا ہے چھپاکر کفایت سے فروخت کرانا۔ یعنے صرف ۴ آنہ فی سینکڑہ۔ اُمید قوی ہے کہ بہت فروخت ہو۔ اور مفت میں اشتہار جاری ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور ہر شہر میں اسکی فروختگی کے لئے ایجنٹ مقرر کئے جاوینگے۔ (آپکے علاوہ میں آپکو کیا۔ ایڈیٹر)

نمبر (۳) یہ کہ اہلحدیث کا اشتہار دس پندرہ ہزار چھپواکر ہر جگہ ہر شخص کو تقسیم کرانا۔ اور اپنے ہر اخبار کے خریدار کے شامل دنگل پندرہ عدد روانہ کرکے نیا خریدار پیدا کرنے کی تاکید سعی کوشش کرنے کی طرف توجہ دلانا وغیرہ جیسا کہ آپ قبل میں اشتہار دے چکے ہیں۔ بار دیگر ویسا ہی مگر واضح طور پہ اشتہار دینا وغیرہ وغیرہ وغیرہ۔

ہم خیال کرتے ہیں کہ غالبًا ایسا کرنے میں جیسا کہ مندرجہ بالا عرض کیا گیا ہے۔ آپ کو کوئی عذر نہ ہوگا بلکہ آنجناب خود ایسا کرنا چاہتے ہونگے۔

الا کم تحویل تنگی خرچ یا کم آمدنی وغیرہ مانع ہونگی۔

لہذا اسکی دو صورت ہیں۔ اول یہ کہ آپ اہلحدیث کی تحویل میں اور روپیہ لگادیں اچھی طرح دل کھول کے حسب ضرورت صرف کریں۔ تحویل بڑھادیں ترقی ہونے کی صورت جیسی ہو کرتے جاویں۔ قبل میں دو ایک سال بجائے فائدہ کے نقصان ہونے سے بھی آخر کو فائدہ ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ کیونکہ جب آپنے مثلاً ۵۰۰ روپیہ صرف کرکے اشاعت وغیرہ کیا اور اُسکے ذریعہ سے کم از کم ہزار دو ہزار خریدار بڑھ گئے تو نقصان ہوا یا کہ فائدہ یقینًا فائدہ ہوگا۔

دوم یہ کہ اگر آپ اس قدر خرچ کرکے اشاعت کرنے سے مجبور ہیں اور ایسا کرنے میں فائدہ ہے تو اس حالت میں اہلحدیث کے واسطے امدادی فنڈ کے عنوان سے اہلحدیث میں اشتہار جاری کریں۔

حضرات ناظرین اہلحدیث سے امید قوی ہے کہ وے حضرات ضرور اسقدر امداد کرنے سے کوتاہی نہ کرینگے۔ جسقدر کہ آپ کو اسکی اشاعت کے لئے کافی ہوگا۔ ہر ایک ایسا شخص جسکو اسکا خیال ہے۔ ایک آنہ آٹھ آنہ چار آنہ ارسال کرکے ایک عظیم الشان ثواب کے کام کو انجام دینے میں تکلیف نہ سمجھینگے۔ بلکہ اُسکو بجا لاوینگے۔ اور اسنے میں آپ کا کام ہی نکل آویگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ مثل مشہور ہے۔ سات پانچ کی لاٹھی ایک کا بوجھ۔

دیگر یہ کہ جماعت اہلحدیث میں مثل اور گروہوں کے بفضلہٖ تعالیٰ بڑے بڑے لوگ موجود ہیں۔ اس ذریعہ سے اگر خدا کی مہربانی ہو تو دو چار کیا دس بیس بلکہ سَو سَو روپیہ ایک ایک شخص دے سکتا ہے اور اس میں شک نہیں کہ غالبًا دینگے۔ چنانچہ ایسے ذرایع سے بخوبی مذہب حقہ اہلحدیث کی اشاعت ہو سکتی ہے۔ اور یہی ایک ذریعہ ہے کہ غریبوں کو جنکو بالکل وسعت نہیں ہے اور اُن کے اخبار دیکھو سو بیں مخالف اسلام کو شکستیں اور قوم کی بہبودی حاصل ہونے کی اُمید ہو اُنکے نام اخبار مفت جاری کرسکتے ہیں۔ اور ساتھ ہی اُس کے بیس پچیس یا حسب مناسب جتنے ہوں اُن والیان ریاست و رؤسا کو جو اسکی خریدنے کی فکر اور فرمایش نہیں کرتے اُن کے پاس بھی اہلحدیث روانہ کیا جائے یا یوں کہئے کہ مذہب حقہ کی دعوت دیا جائے تو بجا ہے جیسا کہ امیر المومنین اعلیحضرت سلطان المعظم و شریف مکہ معظمہ و بعض اکابر رؤسائے عرب۔ اور اعلیحضرت امیر کابل و اُن کے وزراء و اعلیحضرت نظام والی حیدرآباد دکن اور اُن کے بعض جاگیرداران۔ و جناب بیگم صاحبہ بھوپال اور اُن کے بعض ملازمین حکام۔ و جناب نواب صاحب والی ریاست ٹونک و جناب نواب والی ریاست رامپور و بعض اکابر پنجاب مثل ہوتی و دہلی والے بڑے بڑے نامی گرامی

ahmadimuslim.de

کلکتہ و بمبئی اور رنگون وغیرہ وغیرہ - فقط والسلام -

ادیٹر - سب سے آسان تجویز یہی ہے کہ قدر دانان اہلحدیث اپنا پرچہ سمجھکر ہمیشہ اسکی اشاعت میں لگے رہیں۔ کسی حد پر محدود نہوں۔ اور اس کام کو ایک دینی کام موجب ثواب جانیں -

مناجات عباد

اے خدا دل کو رہیگی بیقراری کبتلک
اور آنکھوں سے ہماری اشکباری کب تلک

یا الٰہ العالمیں دن رات ہم روتے رہیں
ظلم سے طاعون کے ایسا آہ و زاری کبتلک

کر رہا ہے چند برسوں سے ہمیں برباد آہ
ہوگی یارب اس بلا سے رستگاری کبتلک

ہو رہے ہیں یتیم چھوٹے چھوٹے بچے [illegible]
ان یتیموں کی کرے اب کون یاری کبتلک

گرتی جاتی ہیں گودیں ماں کی خالی وہ اولاد عزیز
باپ کی جان اور ماں کی دلداری کبتلک

کمسنی میں سینکڑوں بیوہ ہو لاوارث ہوئیں
در بدر ماری پھریں قسمت کی ماری کبتلک

بچوں اور بیووں کا نوحہ سنتے ہیں شام و سحر
رات دن روتی رہیں آنکھیں ہماری کبتلک

دن حکیموں کے یہاں شب کو سرہانے مریض
نیند آتی ہی نہیں اختر شماری کب تلک

مال و زر برباد ہو اور جان بھی بچتی نہیں
بے تماشہ کی کریں بیمارداری کبتلک

دیکھ کر دفنا کے پھرتے ہی ہوا فوراً خیال
سوچنے آتی ہے اب کسکی باری کبتلک

اک گھڑی میں گھر کا گھر بے ہو گیا گو ہو چوپس
پھر ہو ضرب المثل ناپائداری کب تلک

سینکڑوں لاوارثی نعشیں بے نظم گور و کفن
گاڑی جاتی ہیں ہر نعش اسکی خواری کبتلک

حال میت دیکھتے اور سنتے جی گھبرا گیا
یا ذرا کرتے رہیں مردہ شماری کب تلک

جنگل و میدان یا زیر شجر جا کر رہیں
اچھے اچھے چھوڑ کر محل و اٹاری کبتلک

گھر کو خالی چھوڑ کر جاؤں کو لیکر چل بسے
نذر ہو چوروں کے سب دولت ہماری کبتلک

رات کو شبنم و شمشیر زمہریر اور دن کو دھوپ
ماہی بے آب سی یہ بیقراری کب تلک

گھر میں لیتے سو طرح کی مشقتیں سہتے ہیں
ریگ و صحرا میں کریں فاقہ گذاری کبتلک

ماندیاں شرفاء کی شکلیں [illegible]
زیر سایہ برگ و دن کے خانہ داری کبتلک

سے نفرت [illegible]
زندہ در گور ہوں سے ہو حالت ہماری کبتلک

جبکہ نافرمانیاں حد سے زیادہ ہو گئیں
پھر بھی پھر کرتا ابتلا تو بردباری کب تلک

روز جو کی پوری مختصر احوال بدکاری کا اے خدا
عفو عصیاں کی رہے امیدواری کبتلک

شان ستاری تری جی بھر کے ہم نے دیکھ لی
یا بیاں ہو بھی جو تیرا لطف ہے بیحد سوا

بحر بے پایاں و گرداب مصیبت میں تباہ
اے شہ کون و مکاں خلقت تری کرتی رہے

ضایع ہوتے جاتے ہیں بندے ترے اے کبریا
پا چکے جب کیا تھا اب تو ہم پر رحم کر

ہم تو اپنے جرم کے اقرار کرتے ہیں وہ
عذر خواہی کر رہے ہیں ہر طرح [illegible]

ہوتی ہے مصنوع ہی سے صانع کی صنعت آشکار
اب بھی عبرت ہو ہمیں قہر خدا کو دیکھ کر

گرچہ کچھ بھی ہے تو پیروں کو شجرہ
باپ دادوں کے چلن سے تائب ہو کر

بادۂ غفلت کی پائی خوب ہی ہم نے سزا
کبر میں فرعون اور نمرود کے استاد ہم

ساری عمریں فسق و عصیاں میں گذاریں
واسطہ دیتے ہیں ہم تجھکو رسول پاک کا

روز محشر شفیع المذنبیں دل کا
بہر خاصان سالکان راہ حق

بہر اصحاب و آل و شہیدان کربلا
از طفیل حضرت خیر النساء بنت رسول

رحم کی تیرے ہم انتظاری کب تلک
دیکھینگے ہم شفقت پروردگاری کب تلک

ہو رسول اللہ کی امت پیاری کب تلک
اس بلا کی بخت سے گریہ و زاری کب تلک

جوش میں آئیگی بحر کردگاری کب تلک
ہے ترے قہر و غضب کی پائداری کب تلک

تیری رحمت کی کریں ہم انتظاری کب تلک
غرق بحر انفعال و شرمساری کب تلک

جب نہیں مصنوع تو لطف صنع باری کب تلک
ورد میں رکھتے ہیں ہم آیات باری کب تلک

دیکھتے ہیں شوق سے مسلم بخاری کب تلک
دیکھ میں ہم میں آتی ہے پر گنہگاری کب تلک

چھوڑتی ہے اب بھی ہم سے گنہگاری کب تلک
کھینچتی دنیا ہے ہم میں خاکساری کب تلک

ہو گئی کیا کہ بھی آئے دینداری کب تلک
دیکھئے آتی ہے تو مطلب براری کب تلک

اس بلا سے جان ستاں بے رستگاری کب تلک
خلق پر ہوتا ہے رحم و لطف باری کب تلک

ہوتی ہے میری دعا مقبول باری کب تلک
مند ہو گئی مخلوق کی یہ آہ و زاری کب تلک

کر دعا مقبول بہر بندگان صالحین
اہل مسجد کی رہے عاجز بیماری کبتلک

درخواستیں

نمبر ۴۳ ایک صاحب اہل علم دائے پور سے اخبار مفت طلب کرتے ہیں۔

نمبر ۴۴ ایک شخص موضع دودہ ضلع گورداسپور سے اخبار کی بابت درخواست کرتے ہیں۔ نمبر ۴۵ میر مصطفیٰ علی صاحب از ناگپور لکھتے ہیں کہ میرا ایک دوست تفسیر ثنائی اردو کا شائق ہے مگر نادار ہو جسکی قیمت میں سے ایک روپیہ میں دونگا۔ اصحاب کرم توجہ فرماویں -

تفسیر ثنائی ... قیمت ... الہامات مرزا قیمت ... مغوات مرزا قیمت ... رنبیہ

ahmadiyyamuslim.de

ایک نیچری قرآنی کے لباس میں

ہم نظر باز و نسے تو چھپ نہ سکا جان جہاں ✦ تو جہاں جا کہ چھپا ہمنے وہیں دیکھ لیا

امرتسر کے ایک لوکل اخبار میں ان دنوں ایک نیچری نے عجیب طرز اختیار کر رکھا ہے ۔ اُس نے اہلحدیث کے ایک سادہ دل دوست کے کندھے پر بندوق رکھکر تمام دنیا کے مسلمانوں پر چلانی چاہی تھی ۔ مگر صد شکر ہے کہ دوست مذکور نے رفقہ اہلحدیث میں آکر ۱۵ ۔ ۲۰ آدمیوں کے سامنے ہمارا بیان مندرجہ اہلحدیث مورخہ ۵ مئی کی تصدیق کی ۔ اور صاف کہا کہ جو مضمون میرے نام پر لکھا گیا ہے وہ میرا لکھا ہوا نہیں ۔ اور یہ کہ بیشک فریق ثانی کو کہدیا تھا کہ مولوی صاحب کا جواب معقول ہے ۔ اسلئے ہمیں دوست مذکور کی راستبازی پر خوشی ہے ۔ اب کے پیر نیچری مذکور نے وہی مسئلہ اٹھایا ہے ۔ یعنے تمام دُنیا کے مسلمانوں کے خلاف کسی خاص وجہ سے اُسکا دعوٰے ہے کہ دادا کی نرینہ اولاد کے ہوتے ہوئے بھی پوتا وارث ہونا چاہئیے ۔ اور اس دعوے پر آیت یُوْصِیْکُمُ اللّٰہُ فِیْ اَوْلَادِکُمْ کو پیش کرتا ہے ۔ چنانچہ بعد ذکر آیت کے لکھتا ہے

نمبر (۱) "اب اسکی دو صورتیں ہو سکتی ہیں اوّلاً ۔ یا تو بیٹوں اور بیٹیوں "اور پوتوں اور پوتیوں وغیرہم یعنے سب اولاد کو یکجا کر کے اُن "میں سے ہر مرد کو ہر عورت سے دوچند حصہ دیا جائے ۔

نمبر (۲) "ثانیاً ۔ دیا ہر بیٹے بیٹی کو پہلی اولاد ہونے کے باعث اپنی اپنی اولاد "پرورش میں روک قرار دیکے اوّلاً اُن بیٹے بیٹیوں کو ہی ورثہ "دیا جاوے ۔ اور اگر کسی پوتی پوتے کا باپ مرگیا ہو یعنے "روک جاتی رہی ہو ۔ تو اُسوقت پوتے پوتی کو بھی بالضرور حصّہ "ملے ۔ اسکی بھی دو صورتیں ممکن ہیں ۔ پہلی یہ کہ پوتے پوتیوں کو "اپنے اعمام کے ساتھ محض اولاد کے مفہوم کے مطابق "حصہ دیا جائے ۔

نمبر (۳) "اور دوسری صورت یہ ہے کہ مردہ بیٹے کی اولاد کو جو کہ "دوسری اولاد ہے اور جن سے وارث ہونے کی روک "جاتی رہی ہے پہلے والد کا قایم مقام قرار دیکے ۔ دیگر پہلی "اولاد کے ساتھ یعنے اُن کے چچوں کے ساتھ ایک ہی حصہ دیا جاوے "حاصل کلام جبتک اولاد کے لفظ میں پوتے پوتیاں داخل ہیں خواہ "کوئی ہی صورت تقسیم کی کیوں نہ سمجھی جائے ۔ پوتے پوتیوں کا "حصہ کلام اللہ شریف سے بالضرور ثابت ہے "

یہ ہے اصل مدعا اُن کے سارے مضمون کا جسپر ہمنے بغرض آسانی نمبر لگا دیئے ہیں ۔ کل تین صورتیں ہوئیں ۔ اب سُنئے آپکی یہ تینوں صورتیں غلط ہیں ۔ شاید اسی لئے آپ نے کوئی صورت خاص اختیار نہیں کی ۔

پہلی صورت کی بنا تو یہ ہے کہ پوتے کو مستقل وارث سمجھا جائے ۔ حالانکہ تیسری صورت میں آپ اُسکو قایمقام لکھتے ہیں اور اسی مضمون میں کئی ایک جگہ پوتے کو بیٹے کا قایمقام لکھتے ہیں ۔ اسلئے اب اسکو اصل مستقل وارث قرار دینا خبط نہیں تو کیا ہے ۔ اور سُنئے اگر پوتے مستقل وارث ہوں ۔ اسیوکہ باپ کو ہوتے بھی وارث ہیں ۔ تو بتلاؤ ایک شخص کے دو بیٹے ہیں ایک بیٹے کے آگے چار بیٹے ہیں ۔ تو کیا یہ چار پوتے اور انکا باپ شخص مذکور کی جایداد سے پانچ حصے لینگے اور دوسرا بیٹا ایک حصہ لیگا ۔ کیا آپ کا انصاف اور ایمان یہی حکم کرتا ہے ۔ کیا آیت کا یہی مطلب ہے ؟

دوسری صورت بھی آپکو مضر ہے مگر آپ خوش قسمتی سے سمجھے نہیں باپ کو بیٹے کے لئے جو آپ اس صورت میں روک مانتے ہیں تو کیوں ؟ صرف اسلئے کہ پوتوں کو حصہ اُسکے ذریعے سے ہوکر پہونچتا ہے ۔ بس یہی ہم کہتے ہیں کہ پوتوں کو چونکہ اپنے باپ کے ذریعہ سے حصہ پہونچنا تھا جو اصل مورث اعلیٰ (دادا) کی زندگی میں مرگیا ۔ اسلئے اسکی مثال وہی ہوئی کہ راجباہہ میں نہر کے ذریعہ سے پانی دریا کا پہونچتا تھا مگر پانی پہنچنے سے پہلے نہر کا تعلق دریا سے ٹوٹ گیا ۔ تو راجباہہ میں پانی کہاں سے آئیگا ۔

پھر دیکھئے ۔ آپ کا علمی سرمایہ کہ آپ اس صورت کی دو صورتیں لکھتے ہیں ۔ حالانکہ جس کو آپنے پہلی قسم اس مقسم کی بنایا ہے ۔ اس سے مقسم کی ماہیت کا ثبوت نہیں ہوتا ہے ۔ کیونکہ مقسم میں روک کا مفہوم داخل ہے اور تقسیم کی صورت اولیٰ میں محض اولاد کا ذکر ہے جس میں روک کا مفہوم نہیں ۔ اسی لئے تو کہا جاتا ہے کہ آنکھ نہ نور نہیں اور نام نین سکھ ۔ پڑھے نہ لکھے نام محمد فاضل ۔ پہلے تو

الہامی کتاب
سچے مذہب کا منبع

ہیں تمام دنیا کے علماء کو ڈانٹتے۔ مگر تقسیم کے مفہوم کی خبر نہیں۔
تیسری صورت بھی غلط بلکہ آپ کو مضر۔ کیونکہ پوتوں کو ولد کا قائم مقام
کہنا صحیح انکی محرومی کی دلیل ہے۔ جسکا مفصل بیان دو رسی کے اہلحدیث
میں ہم کر آئے ہیں۔ اور آپکی صورت اول میں بھی کچھ لکھا گیا ہے۔
پیارے دوست سنو! اہل معقول کا ایک مسلمہ اصول ہے
کہ علت بعید کا اثر معلول تک نہیں پہنچتا۔ بلکہ اسکا اثر اپنے معلول پر
ہوتا ہے۔ پھر معلول اول اپنا اثر اپنے معلول پر پہنچاتا ہے۔ اسی
عقلی اصول کے مطابق شریعت میں ترکہ کی تقسیم ہے۔ کہ دادا کی
جائداد سے پوتا اسی صورت میں حصہ لیگا۔ جب دادا کا اصلی بیٹا
نہو۔ یہ بالاختصار آپکی تحریر کا جواب ہے۔

اندکے با تو بگفتم و بدل ترسیدم
کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار است

باقی علماء کرام اور خاکسار کی نسبت جو آپنے بدزبانی سے کام لیا ہے
اُسکا ہمیں کوئی رنج نہیں کیونکہ ہم جانتے ہیں ؎

چو محبت نماند جفا جوئے را
بہ پیکار گردن کشد روئے را

فتویٰ

س نمبر ۲۰۶۔ ہر سال تاریخ و یوم مقررہ پر اولیاء اللہ کے مقابر
اور اکابر کے مزارات پر بزم طرب ترتیب دینا میلہ لگانا اور روشنی
وشیرینی وغیرہ کا اہتمام کرنا (جسکا نام عرف عام میں عرس مشہور ہے) جائز ہے یا نہیں۔
اگر جائز نہیں ہے تو اسمیں کیا قباحت اور دین کا کونسا نقصان ہے۔

س نمبر ۲۰۷۔ اولیاء اللہ کے مقابر اور مزارات کی زیارات کے لئے دور
دراز کا سفر کرکے جانا جیسے خواجہ معین الدین اجمیری کی مزار کی زیارت
کے لئے جاتے ہیں درست ہے یا ممنوع؟

س نمبر ۲۰۸۔ عورتوں کا قبروں اور مزاروں کی زیارت کے لئے جانا
درست ہے یا نہیں۔ اگر درست نہیں ہے تو کونسی دلیل ہے؟

س نمبر ۲۰۹۔ بہت اکثر دیکھا اور سنا جاتا ہے کہ اولیاء اللہ اور بزرگان
دین کے نام کے مصنوعی اور فرضی مزار بنا کر اُن مزاروں کی زیارت کیلئے
لوگ جاتے اور فاتحہ خوانی کرتے ہیں۔ پس فرضی مزار بنانا اور اُن کی زیارت
کو جانا گناہ ہے یا نہیں۔ اور اگر گناہ ہے تو کس قسم کا گناہ ہے۔

س نمبر ۲۱۰۔ اہل اسلام کو کتابی اور غیر کتابی کافروں یعنے یہود ونصاریٰ
ہنود و مجوس سے میل ملاپ رکھنا انسے مصافحہ کرنا اور اُن کے گھر کھانا
کھانا انکی دعوتیں وضیافتیں قبول کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

س نمبر ۲۱۱۔ نکاح میں مہر زیادہ باندھنا چاہئے یا کم۔ اور مہر کی
مقدار اور حد کہانتک ہے۔ اور جناب رسالتمآب صلعم کی بنات طاہرات
کے مہر کسقدر باندھے گئے تھے۔ والسائل عبد الرؤف (از ہاشم پور)

ج نمبر ۲۰۶۔ عرس وغیرہ کرنے کا شرع شریف میں کوئی ثبوت نہیں بلکہ منع ہے
کی وجہ یہ ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے
لا تجعلوا قبری عیدا لا تجعلوا قبری وثنا۔ ان عرسوں ہی کی بدولت
اہل اسلام میں قبر پرستی کی وبا پھیلی ہے۔ خدا مسلمانوں کو محفوظ رکھے۔

ج نمبر ۲۰۷۔ ناجائز ہے مسجد الحرام مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کے سوا
کسی مکان کے اعزاز سے سفر کرکے جانا جائز نہیں۔ لا تشد الرحال
الا الی ثلاث مساجد۔

ج نمبر ۲۰۸۔ عورتوں کو قبروں کی زیارت سے حدیث میں منع آیا ہے
کنت نهيتكم عن زيارة القبور الا فزوروها
(یعنے میں نے تم کو قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا اب تم کیا کرو)
اس حدیث میں بیان مردوں کا ہے مگر بعض علماء عورتوں کو بھی اس اجازت
میں شامل سمجھتے ہیں تاہم عورتوں کا نہ جانا ہی بہتر ہے۔

ج نمبر ۲۰۹۔ فرضی اور مصنوعی مزار بنانے والوں پر حدیث شریف میں لعنت
آئی ہے۔ پھر زیارت کیسی۔

ج نمبر ۲۱۰۔ اگر انکی دعوتیں کہانے میں کوئی مذہبی نقصان نہو یعنے عوام پر
انکی مذہب کی خوبی کا اثر نہ پہنچتا ہو تو جائز ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے خیبر کے یہودیوں کی دعوت قبول فرمائی تھی۔

ج نمبر ۲۱۱۔ مہر کی بابت شریعت نے ترغیب دی ہے کہ جس نکاح میں مہر کم ہوگا
وہ موجب برکت ہوگا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر مہر کی زیادتی
کوئی عزت ہوتی تو آنحضرت کی بنات طاہرات کا مہر سب سے زیادہ ہوتا حالانکہ حضرت فاطمہ

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

۱۱-مئی سے ۱۶ رمئی تک زلزلہ کی پیشگوئی کی تاریخیں تھیں جو بخیریت گذر گئیں۔ ۱۴ و ۱۵ رمئی کو امرتسر و لاہور میں نہیں معلوم یہ خبر کیونکر بجلی کی طرح پہیل گئی۔ کہ قادیانی کرشن جی اس دنیا سے سدہار گئے (زبان خلق کو نقارۂ خدا سمجھو)

ہندوستان میں پچھلی دو صدیوں میں جو زلزلے آئے وہ سب کوہ ہمالیہ سے ہی لپٹتے رہے۔ سنہ ۱۸۱۹ء کے زلزلہ علاقہ کچھ کے سوا کوہ ہمالیہ سے ہی لپٹتے رہے۔ سنہ ۱۷۳۷ء کے زلزلے نے جو آسام سے آیا بنگال میں تین لاکہ جانیں ضایع کیں۔ اسوقت بہی شاید کسی مسیح یا مہدی پر ایمان نہ لایا گیا ہوگا۔ سنہ ۱۷۶۲ء اور سنہ ۱۸۲۹ء میں بنگال و برہما کو زلزلہ سے سخت نقصان پہونچا۔ سنہ ۱۸۳۳ء کے زلزلہ میں نیپال و بنگال کو بہت صدمہ پہنچا۔ سنہ ۱۸۶۹ء کے زلزلہ میں جو کچہار سے اٹہا آسام و مشرقی بنگال تہ و بالا ہوئے۔ سنہ ۱۸۹۷ء کے زلزلہ آسام نے مونگہیر تک صوبہ بنگال کو بہی ویران کر دیا تہا اور نینی تال تک محسوس ہوا۔ یہ تو کوہ ہمالیہ کے شمال مشرقی حصے کے چند بڑے بڑے زلزلوں کا سن ہیں۔ سمالمغربی حصہ کے بڑے زلزلے حسب ذیل ہیں۔ سنہ ۱۷۲۰ء اور سنہ ۱۸۰۳ء کے زلزلے دہلی تک بشدت محسوس ہوئے قطب صاحب کی لاٹہہ کی بالائی منزل سنہ ۱۸۰۳ء کے زلزلہ ہی میں گری تہی۔ لاہور میں سنہ ۱۸۲۷ء میں سخت زلزلہ آیا۔ کشمیر میں سنہ ۱۸۲۸ء اور سنہ ۱۸۸۵ء میں شدید زلزلے آئے۔ آخری سال کے مئی و اگست کے درمیان کشمیر میں متواتر زلزلہ آتا رہا۔ جسکے دوران میں ۳۵ سو جانیں ضائع ہوئیں سنہ ۱۸۴۲ء میں جس زلزلہ نے افغانی قصبہ جلال آباد کے قلعہ کو منہدم کر دیا۔ وہ مسوری تک محسوس ہوا تہا۔ مبصروں کا بیان ہے کہ سلسلہ کوہستان ہمالیہ کی اکثر چوٹیاں ابہی پوری بلندی تک نہیں پہونچیں۔ اُن کے نیچے ابہی آتش فشانی مادہ موجود ہے جو گاہ گاہ ابہر کر اونچا کرتا رہتا ہے۔ ایک مبصر کا بیان ہے کہ شملہ کا ٹون ہال جس بلندی پر ہے وہ اسی طرح اُبہری تہی اور ایک دن پہر اسی اصل سطح پر بیٹہہ جاویگی جاپان میں سنہ ۱۸۸۵ء سے ۱۸۹۲ء تک ۸۳۳۱ زلزلے یعنے بالاوسط فی ہفتہ …

ایک ہزار آئے۔ (وطن)

کانگڑہ کے ایک استادہ مکان کے ملبہ سے ۲۵ دن کے بعد ایک چکور جو پنجرہ میں بند تہی۔ زندہ نکلی۔ (یہی وبیت اُسی کی صفت ہے)

برھمو اخبار دہرم پرچارک لکہتا ہے۔ کہ اگنی ہوتری صاحب آج سے چند سال پہلے زلزلہ کو حکمت ربانی بتلاتے تہے اور خدا کو رحیم و کریم سمجہتے تہے مگر اب اس زلزلہ کے موقعہ پر وہ اُن لوگوں پر جو خدا کو رحیم بتاتے ہیں سخت خفا ہو رہے ہیں۔ (کیسی عقل کے مالک ہیں۔)

حصار میں جاٹ کانفرنس نے منعقد ہو کر یہ رزولیوشن پاس کیا۔ کہ پنجاب کے تمام جاٹوں کو چاہیئے کہ عدالت میں جانے کی جگہ وہ اپنے تنازعات پنچایتوں کو قایم کر کے اُن کے ذریعہ سے فیصلہ کرایا کریں۔ (مسلمانو اُٹہو تم بہی)

کراچی کے بندرگاہ کے قریب ساحل سمندر پر سینکڑوں مردہ مچھلیاں پڑی ہوئی پائی گئیں۔

شاہ ایران اغلباً ماہ آئندہ میں سیر و سیاحت کے لئے فرانس میں وارد ہونگے (دور کا سر ہی کیا ہے۔)

سائیبریا میں جہیل بیکال کے گرد و گرد کی ریلوے لائن برف کے تودہ کے گرنے سے ٹوٹ گئی ٹرینوں کی آمد و رفت بند ہے۔

ایک معزز فرانسیسی موسومہ ایم لوگبین کو معہ اُسکے لڑکے اور ایک انگریز کے جاپانیوں نے جاسوسی کے الزام میں ٹوکیو میں گرفتار کر لیا۔

چار آنے والے تار کی شرح میں ترمیم یکم جولائی آئندہ سے ڈیفرڈ قسم کی تاریں چار آنے محصول ادا کرنے پر دس لفظ تار بہیجے جا سکینگے دس الفاظ سے زیادہ الفاظ ہونے کی حالت میں ہر زائد لفظ کا ایک آنہ محصول لگیگا۔ لیکن اب اس تار میں پتہ کے الفاظ کا بہی محصول لگا کریگا۔ جو ابتک نہیں لگا کرتا تہا ابتک پتہ کے جو لفظ مفت بہیجے جاتے تہے۔ لیکن ہر تار کے مضمون میں چار آنے کا محصول ادا کرنے پر صرف دس ہی لفظ بہیج سکتے تہے۔ بات تو وہی رہی لیکن اب مضمون کا زیادہ بہیج سکا کرینگے بشرطیکہ پتہ کے الفاظ کم ہوں۔

خدیو مصر نے حال میں ایک حکم جاری کیا ہے کہ مصر کی مختلط عدالتوں میں انگریزی عدالت کی زبان سمجہی جاوے (دنیا کی شان جسکی لاٹہی اسکی بہینس)

ahmadimuslim.de

دی بیسٹ ٹرنکس ورکس شہر سیالکوٹ

معززین ملک ۔ آج بیشک آپکو بہت سی ایسی سٹیل بکس ٹرنک ہر جگہ مل سکتی ہیں جو اپنی ظاہری چمک دمک رنگ و روغن ہونے کے لحاظ سے نگاہ کو گرویدہ کر لیتی ہیں مگر جب استعمال میں آتی ہیں تو چند روز میں اُن کے رنگ و روغن بالکل جاتے ہیں افسوس ہے کہ گھٹیا لاٹری کے ٹکڑوں کا ایسا اندھا دھند طریق نکلا ہے جو غور کر کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہرگز ہرگز پائداری اور قیام نہیں ہے اور بجائے فائدہ کے سراسر نقصان ہے۔

عرصے سے یہ کام شروع کیا ہوا ہے اور ہمارے کام میں یہ بات خصوصیت سے پائی جاتی ہے کہ خریدار کو کبھی شکایت کا موقعہ نہیں ملتا ۔ کیونکہ ہم خود اپنے ہاتھ سے کام کرتے ہیں ۔ اور نہایت عمدہ رنگ و روغن کرتے ہیں ۔ اور بہ نسبت کے بہت سے کارخانہ دار ہیں سے زنگ و روغن کراتے ہیں اور ہم سے ہی عموماً مال منگا کر باہر بھیجتے ہیں ۔ اس طرح سے خریداران کو نقصان ہوتا ہے اسی وقت کو دور کرنے میں قیمت میں رعایت کر دی ہے ۔ اور جن سے ہمارا معاملہ ہے وہ اسبات کے شاہد ہیں کہ صرف سچی بات کا اظہار ہے ۔

غیر معمولی رعایت ہمنے قیمت میں بھی نسبتاً تخفیف کر دی ہے بجائے ۳ر فی انچ کے ۲ر فی انچ کر دی ہے یہ اسلئے کہ ہم خود دستکار ہیں ۔ اور ارزاں فروشی بسیار فروشی یہ ہمارا عمل ہے علاوہ رعایت کے ہمارے مال میں یہ خوبی ہے کہ نہایت مضبوط ہے اُمید ہے کہ معزز خریداران ہماری محنت کی داد دینگے ۔

	[illegible]	[illegible]	بحساب تین آنہ فی انچ						کیش بکس
[illegible]	۳۶	۳۱	۳۰	۲۶	۲۴	۲۳	۲۲	۲۱	۱۲ فی انچ
قیمت اول	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
قیمت رعایتی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیش بکس سٹیل [illegible]

نوٹ ایک درجن کے خریدار کو ایک ٹرنک مفت ملیگا ۔ تمام خط و کتابت ذیل کے پتہ پر

المشتہر عبد الحمید عزیز اللہ ٹرنک میکرس بازار کریم پورہ سیالکوٹ

ملح سلیمانی یا ضامن صحت

اگر آپ کو اپنی صحت کی ضرورت ہے تو ہمارے کارخانہ کی تیار شدہ ادویہ کا استعمال رکھیں جنکی ترکیب میں کسی مذہب و ملت کی کے خلاف کوئی چیز ملائی نہیں جاتی شافی مطلق کی عنایت سے ہمارے کارخانہ کی خاص خاص دوائیں اپنے پر اثر کرشموں سے پبلک کو اپنا گرویدہ بنا رہی ہیں ۔ اگر آپ بالکل تندرست ہیں تو حفظ ماتقدم کے طور پر کالف پلز کی ایک گولی یا کارخانہ کا ملح سلیمانی یعنی جوارن ہاضمہ کی ایک چٹکی کا روزانہ استعمال رکھیں ۔ جس سے صحت قائم ہو کر جگر میں خون صالح پیدا ہوتا ہے ۔ اور جسم کا حجم اور وزن ترقی پکڑتا رہتا ہے دل و دماغ اور جگر میں طاقت آلات تنفس ۔ آلات بول و براز صاف ہو کر ہضم میں قوت اور دل میں فرحت رہتی ہے ۔ اور خدانخواستہ اگر کوئی کسی مرض میں مبتلا ہو تو کارخانہ ہذا کی مناسب ادویہ سے رفع کرنے کی کوشش کریں مفصل فہرست درخواست آنے پر مفت روانہ کیجاتی ہے ۔

ملح سلیمانی یعنی جوارن ہاضمہ معدہ کی تمام خرابیوں کو دور کر کے اسکی قوت کا محافظ رہتا ہے ۔ حالت تندرستی میں اسکے استعمال سے بھوک بڑھتی ہے اور غذا ہضم ہو کر خون جید پیدا ہوتا ہے جسکی وجہ سے ہر طرح کی کمزوری اور سستی رفع ہو کر چستی اور مردانگی پیدا ہوتی ہے جس سے انسان صحیح المزاج والقوی رہ سکتا ہے ۔ ملح سلیمانی قبض کو رفع کرتا ہے اسلئے اسکے استعمال سے خون کی تمام خرابیاں دور ہو جاتی ہیں ہمارا ایجاد کردہ نمک سلیمانی گردہ اور مثانہ کی پوری محافظت کر کے معدہ اور جگر کے تمام فضلات فاسد کو تحلیل کرتا ہے اسی وجہ سے بار بار پیشاب آنے کو روکتا ہے اور گنٹھیا کو بھی مفید ہے ہمارا مجوزہ ملح سلیمانی امراض معدی مثل کمی اشتہا درد و نفخ ۔ قراقر ۔ ترش یا جلی ہوئی ڈکاریں ۔ اسہال ۔ ہچکی ۔ بدہضمی ۔ ہیضہ ۔ تخمہ ۔ متلی ۔ قے ۔ قلت یا کثرت ریح ۔ قبض دائمی یا عارضی ۔ اور قولنج وغیرہ میں تیر بہدف کا کام دیتا ہے ۔ یہ ملح سلیمانی بواسیر خونی و بادی یا ریحی ۔ مستورات کے ایام ماہواری کی خرابیوں اور امراض چشم خاصکر تیزی بصارت اور قوت باہ کے واسطے بھی مفید ہے قیمت فی شیشی ۸؍ قیمت ایک درجن جسمیں سات شیشیاں ہونگی ۵؍ روپے ۔ **المشتہر** حکیم محمد ابراہیم چشتی مالک شفاخانہ چشتیہ و امرت میڈیکل ہال امرتسر کوچہ سنت سنگھ

حسب الارشاد مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا